نئے سال کی خوشی منانا کیسا؟

ریفرینس نمبر:Pin 4286 — تاریخ:17-11-2015

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ نئے عیسوی سال کی آمد پر خوشی منانا کیسا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

جواب جاننے سے قبل یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ اسلام میں قمری نظام الاوقات کو خاص اہمیت حاصل ہے، جس کا سال جنوری سے نہیں بلکہ محرم سے شروع ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں بارہ مہینوں کا تذکرہ فرمایا، ان سے قمری مہینے ہی مراد ہیں اور انہیں کو اللہ عزوجل نے لوگوں کے لیے اوقات قرار دیا، شریعت کے کثیر احکامِ عبادات و معاملات مثلاً روزہ، زکوۃ، حج، عورتوں کی عدتیں، رضاعت، بلوغت وغیرہ بھی انہی پر مبنی ہیں۔ نیز قمری سال عرف و استعمال کے اعتبار سے بھی مسلمانوں کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ اس لیے بہت عمدہ ہے کہ ہم اپنے نجی، سماجی اور معاشرتی معاملات میں حتی الامکان اس کا اعتبار کریں۔

رہی صورت مسئولہ ! تو نئے عیسوی سال کی آمد پر شریعت کے دائرے میں رہ کر خوشی منانا، جائز ہے کہ اللہ عزوجل نے نئے سال کا آغاز دیکھنا نصیب فرمایا، ہر سانس ہر گھڑی اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمت ہے۔

لیکن حدودِ شرع کو پامال کرتے ہوئے نئے سال کی خوشی منانا جیسا کہ اس موقع پہ معاذ اللہ! شراب نوشی، ناچ گانے کی محافل کا انعقاد، مردوں عورتوں کا اختلاط، بے پردگی وفحاشی، آتش بازی، ہوائی فائرنگ کی جاتی ہے۔ نئے سال کا آغاز ہوتے ہی اُدھم مچا کر، بلند آواز سے ڈیک لگا کر، موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کے سلنسر نکال کر گلیوں سڑکوں پہ گھومنا اور لوگوں کا سکون برباد کرنا، اس کے علاوہ وَن ویلنگ کا تماشا کرتے ہوئے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا، الغرض طرح طرح کے خلاف شرع امور کا ارتکاب کر کے خوشی منائی جاتی ہے۔ مزید بر آں ان میں کئی امور خلاف شرع ہونے کے ساتھ ساتھ قانونی جرم بھی ہوتے ہیں، جو ان کی حرمت میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ اس انداز سے جو بھی خوشی منائی جائے، چاہے وہ نئے سال کی آمد کی ہو، یا کوئی اور، ناجائز و حرام ہے۔

مہینوں کے متعلق اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں، جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔" (پارہ10، سورۃ التوبہ، آیت36)

اس کے تحت معالم التنزیل میں ہے: ”المراد منه الشهور الهلالية وهي الشهور التی یعتد بها المسلمون فی صیامهم و حجهم واعیادهم وسائر امورهم“ ترجمہ: اس سے مراد قمری مہینے ہیں، جن کے ذریعے مسلمان اپنے روزوں، حج، عیدوں اور تمام امور کا حساب لگاتے ہیں۔

(معالم التنزیل ھامش علی تفسیر الخازن، سورۃ التوبہ، تحت آیت 36، جلد 3، صفحہ 89، مطبوعہ مصر)

قمری نظام الاوقات کو لوگوں کے لیے وقت قرار دیا، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں، تم فرمادو: وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے۔“

(پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 189)

اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر نسفی میں ہے: ”اي معالم یوقت بها الناس مزارعهم ومتاجرهم ومحال دیونهم وصومهم وفطرهم وعدة نسائهم وایام حیضهن ومدة حملهن وغیر ذلک“ ترجمہ: یعنی علامات جن سے لوگ اپنی زراعت، اجارہ، قرض اور دیون کی ادائیگی، روزہ، افطار، عورتوں کی عدت، ایام حیض اور حمل کی مدت وغیرہ کا وقت معلوم کرتے ہیں۔

(تفسیر نسفی، سورۃ البقرہ، تحت آیت 189، جلد 1، صفحہ 164، مطبوعہ بیروت)

دین اسلام میں شراب نوشی حرام ہے، چاہے خوشی کا موقع ہو یا کوئی اور، اس کے ترک میں ہی انسان کی عافیت اور فلاح و کامیابی کا سامان ہے۔ چنانچہ شراب کے متعلق قرآن عظیم میں ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں، شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔“

(پارہ 7، سورۃ المائدہ، آیت 90)

یونہی خوشی کے موقع پر باجے کی آواز کو دنیا و آخرت میں ملعون قرار دیا گیا ہے، چنانچہ مسند بزار میں ہے: ”صوتان ملعونان في الدنيا والآخرة، مزمار عند نعمة، ورنة عند مصيبة“ ترجمہ: دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں: نعمت کے وقت باجے کی آواز اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز۔

(مسند بزار، مسند ابی حمزہ انس بن مالک، جلد 14، صفحہ 62، مطبوعہ مدینۃ المنورہ)

اور گانوں کے متعلق سنن ابی داؤد و شعب الایمان میں ہے:" الغناء ینبت النفاق فی القلب، کما ینبت الماء الزرع" ترجمہ: گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے، جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔

(شعب الایمان، فصل و مماینبغی للمسلم المرء ان یحفظ اللسان عن الشعر الخ، جلد7، صفحہ108، مطبوعہ ریاض)

بہار شریعت میں ہے:" ناچنا، تالی بجانا، ستار، ایک تارہ، دو تارہ، ہارمونیم، چنگ، طنبورہ بجانا، اسی طرح دوسرے قسم کے باجے سب ناجائز ہیں۔"

(بہار شریعت، حصہ16، صفحہ511، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

شریعت نے مرد و عورت دونوں کو پردے کا تاکیدی حکم دیا، اور بے پردگی سے منع فرمایا، چنانچہ قرآن پاک میں ہے:﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ، وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ ترجمہ کنز الایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے، اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے"۔

(پارہ18، سورۃ النور، آیت30، 31)

فتاوی رضویہ میں ہے:"لڑکیوں کا غیر مردوں کے سامنے خوش الحانی سے نظم پڑھنا حرام ہے اور اجنبی نوجوان لڑکوں کے سامنے بے پردہ رہنا بھی حرام۔۔۔ اور جو اپنی لڑکیوں کو ایسی جگہ بھیجتے ہیں، بے حیا بے غیرت ہیں، ان پر اطلاقِ دیوث ہو سکتا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ690، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مروجہ آتش بازی جو شادی بیاہ، شب برات و نیو ایئر نائٹ کے موقع پر کی جاتی ہے، حرام ہے، چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے:" آتشبازی جس طرح شادیوں اور شب براءت میں رائج ہے، بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تضییع مال ہے، قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا، قال اللہ تعالی:﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا﴾ ترجمہ: اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: کسی طرح بے جا خرچ نہ کرو، کیونکہ بے جا خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بہت بڑا ناشکرا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ279، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نئے سال کی خوشی منانا کیسا؟

ایسے مواقع پہ ہلڑ بازی یقیناً مسلمانوں کی ایذا کا باعث بنتی ہے، جبکہ بلا وجہ شرعی کسی مسلمان کو اذیت دینا بھی حرام ہے، حدیث پاک میں ہے: ”من اٰذی مسلماً فقد اٰذانی، ومن اٰذانی، فقد اذی اللہ“ ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ کو ایذا دی۔

(المعجم الاوسط، باب السین، من اسمہ سعید، جلد4، صفحہ60، مطبوعہ قاھرہ)

وَن ویلنگ کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اور اللہ تعالی نے اپنے آپ کو ہلاکت والے کاموں میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔“

(پارہ2، سورۃ البقرہ، آیت195)

اس آیت کریمہ کے تحت نور العرفان میں ہے: ”معلوم ہوا کہ ہلاکت کے اسباب سے بھی بچنا فرض ہے، جیسے خود کشی کرنا، بھوک ہڑتال کر کے اپنے آپ کو ہلاک کرنا، زہر کھانا، طاعون کی جگہ جانا وغیرہ“۔

(نور العرفان، صفحہ37، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

ساتھ ہی ساتھ ون ویلنگ قانوناً بھی جرم ہے، اور قانونی جرم کا ارتکاب شرعاً ناجائز ہے، فتاوی رضویہ میں ہے: ”کسی ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے، شرعاً بھی ناجائز ہوگا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں، قال تعالی: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ ترجمہ: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔“

(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ192، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

04صفر المظفر 1435ھ 17نومبر 2015ء